بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ وَمِنَ اللَّیْلِ فَتَھَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۵۲۵۴۰

خطبہ نمبر ۱

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر

روشن دین تنویر

یوم ۔ رشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۹ صلح ۱۳۴۷ ہش ۸ شوال ۱۳۸۷ھ ۹ جنوری ۱۹۶۸ء	نمبر ۵

اخبار احمدیہ

٧١

•- ربوہ ۸ جنوری ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

•- ربوہ ۸ جنوری ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بالعموم ناساز رہتی ہے ۔ لیکن گزشتہ کئی روز سے طبیعت بہت زیادہ ناساز ہے ۔ ضعف بہت بڑھ گیا ہے ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین اللّٰھم آمین

•- ربوہ ۸ جنوری ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی لاہور سے ربوہ تشریف لے آئی ہیں ۔ آپ کی طبیعت اب بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت بہتر ہے ۔ احباب جماعت حضرت سیدہ موصوفہ کی شفائے کامل و عاجل اور درازئ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں ۔

•- ربوہ ۸ جنوری ۔ حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ صحابہ کبار میں شمولیت کا شرف حاصل ہے عرصہ سے بعارضہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں ۔ آج کل گھبراہٹ کی تکلیف زیادہ ہے ۔ احباب جماعت آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ؛

•- ربوہ ۸ جنوری ۔ مکرم مقبول احمد صاحب ذبیح مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ گزشتہ کئی روز سے بعارضہ نمونیہ بیمار ہیں ۔ دوست دردمندی سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ؛ (نائب مہتمم مقامی)

شیخوپورہ شہر و ضلع کے احباب کی ملاقات

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے شیخوپورہ شہر و ضلع کے احباب کی ملاقات ۱۱ جنوری کو شام کے ۸ بجے کے قریب ہوگی ۔ متعلقہ جماعتیں اور احباب ملاقات کی تاریخ اور وقت نوٹ فرما لیں ؛

(پرائیویٹ سیکرٹری)

جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات کی تکمیل

اہلِ ربوہ مہمانوں کو خوش آمدید کہنے اور ہر ممکن خدمت بجالانے کے لئے پوری طرح مستعد ہو چکے ہیں

ان کے مقررہ ڈیوٹیوں پر حاضر ہونے سے جملہ انتظامی شعبوں نے ہنگامی بنیادوں پر کام شروع کر دیا ۔

ربوہ ۸ جنوری ۔ جماعتِ احمدیہ کے مقدس و بابرکت الٰہی جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات اللہ تعالیٰ کے فضل سے پایۂ تکمیل کو پہنچ گئے ہیں ۔ اب اہل ربوہ جن کی اسم وار ڈیوٹیاں آج سے بہت پہلے ہی مقرر ہو گئی تھیں ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خوش نصیب مہمانوں کی تشریف آوری کے بعد اشتیاق منتظر ہیں ۔ وہ دیدہ و دل فرش راہ کئے چشم براہ ہیں کہ مہمانانِ کرام والہانہ جذبہ کے تحت گزشتہ سالوں کی نسبت کہیں زیادہ بڑھ کر تعداد میں تشریف لائیں ۔ اور وہ انہیں صمیم قلب سے خوش آمدید کہنے اور دلی شوق کے ساتھ ان کی خدمت بجالانے اور انہیں ہر ممکن سہولت بہم پہنچانے کی غیر معمولی سعادت سے بہرہ ور ہوں ۔

بحمد للہ اہل ربوہ کے ۸ جنوری سے اپنی اپنی مقررہ ڈیوٹیوں پر حاضر ہونے سے جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامی شعبوں نے محترم جناب سید داؤد احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ کی زیر سرکردگی ہنگامی بنیادوں پر کام شروع کر دیا ہے ۔ چنانچہ ہر طرف ذوق و شوق دوڑ دھوپ اور گہما گہمی کا عجب پُرکیف منظر دیکھنے میں آ رہا ہے ۔

کل محترم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے ایک ملاقات میں نمائندہ الفضل کو بتایا جلسہ انتظامات تو آج سے بہت پہلے ہی پایۂ تکمیل کو پہنچ گئے تھے ۔ تاہم حالیہ بارشوں کا انتظامات پر کچھ اثر پڑا تھا سو الحمد للہ اسے بھی پوری سرگرمی سے دور کر دیا گیا ہے لنگر خانے کے کچھ تنور متاثر ہوئے تھے ۔ چنانچہ ان کی بجائے نئے تنور لگانے کے بعد اب اس سلسلہ میں خاص احتیاط سے کام لیا جا رہا ہے ۔ آپ نے فرمایا ہماری کوششوں سے فی الحقیقت کام نہیں ہوتا ۔ سب مشکلات اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی دور ہوتی ہیں ۔ سابقہ تجربہ بتاتا ہے بعض اوقات پوری کوشش کے باوجود کام خاطر خواہ طریق پر نہیں ہو پاتا ۔ اور بسا اوقات ناساعد حالات میں بھی تھوڑی سی کوشش میں اللہ تعالیٰ اتنی برکت ڈال دیتا ہے کہ بڑی بڑی مشکلات دور ہوتی چلی جاتی ہیں ۔ اور خدائی تائید و نصرت کے اس نظارہ پر دل جذباتِ تشکر سے لبریز ہو جاتا ہے ۔

پس ضرورت اس بات کی ہے کہ احباب جماعت کارکنان کی دعاؤں سے مدد کریں ۔ تا جملہ انتظامات میں اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی تائید و نصرت ان کے شامل حال رہے ۔ اور سب کام اس کے فضل سے خیر و خوبی کے ساتھ انجام پذیر ہوتے چلے جائیں ۔

محترم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے اجناس کی فراہمی، لنگر خانوں، اجتماعی قیامگاہوں اور جملہ دیگر انتظامات پر تسلی کا اظہار کرتے ہوئے بتایا انتظامات میں مزید سہولت پیدا کرنے کے لئے امسال نظامت نگرانی تصدیق و اجرائے پرچی خوراک کے نام سے ایک نیا شعبہ قائم کیا گیا ہے ۔ مقصد اس شعبہ کا یہ ہے کہ تصدیق پرچی و اجرائے پرچی خوراک کی نگرانی کرکے اس امر کا انتظام کیا جائے کہ مہمانوں کو حسب ضرورت باقاعدگی اور سہولت سے کھانا ملتا رہے اور اگر اس بارہ میں کوئی شکایت پیدا ہو تو اس کا فوراً تدارک ہو سکے ۔

الغرض جملہ انتظامات پایۂ تکمیل کو پہنچنے اور اہلِ ربوہ کے اپنی اپنی ڈیوٹیوں پر حاضر ہو کر مصروف عمل ہو جانے سے جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامی شعبے ہنگامی بنیادوں پر حرکت میں آ گئے ہیں ۔ اور اب اہل ربوہ کی نگاہیں راہ تک رہی ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانانِ کرام تشریف لائیں ۔ جلسہ سالانہ کی عظیم الشان برکتوں سے مالا مال ہوں اور خود انہیں بھی خدمت بجالانے کی غیر معمولی سعادت سے بہرہ ور ہونے کا موقعہ عنایت کریں

جلسہ سالانہ کے ایام میں مسجد مبارک میں نماز تہجد اور درس قرآن کریم

امسال بھی حسب سابق جلسہ سالانہ کے ایام میں مسجد مبارک میں صبح ۴ ½ بجے سے ۵ ½ بجے تک نماز تہجد باجماعت ہوا کرے گی ۔ اور نماز فجر کے بعد قرآن کریم کا درس ہوا کرے گا ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ۔

خطبہ جمعہ

کم و بیش تیس سال کا عرصہ بڑا ہی اہم ہے اور ہم سے انتہائی قربانیوں کا مطالبہ کر رہا ہے

اسلام کو تمام دنیا میں غالب کرنے کی آسمانی مہم آج ایک نہایت ہی اہم اور نازک دور میں داخل ہو چکی ہے

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی قربانیوں اور دعاؤں کو انتہا تک پہنچائیں تا جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض بہ تمام و کمال پوری ہو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۹ دسمبر ۱۹۶۷ء

مرتبہ :۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری

تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ القدر کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اس سورۃ (سورۃ القدر) کی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بڑی لطیف تفسیر بڑی تفصیل کے ساتھ تفسیر کبیر میں بیان فرمائی ہے۔ میں اس وقت احباب کو دو ایک باتوں کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ جو اس سورۃ کے مضامین سے تعلق رکھتی ہیں۔

لیلۃ القدر کے معنے

بہت سے کئے جا سکتے ہیں اور بہت سے کئے گئے ہیں۔ خلاصہ ان سب معانی کا یہ بنتا ہے کہ لیلۃ القدر وہ اندھیری رات یا وہ اندھیرا زمانہ ہے جس میں اللہ کی طرف سے اندھیروں کے دور کرنے اور روشنی کے ظہور کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اور لیلۃ القدر انفرادی بھی ہوتی ہے اور اجتماعی بھی ہوتی ہے۔ احادیث میں جہاں یہ ذکر ہے کہ سارے سال میں کسی وقت لیلۃ القدر ہو سکتی ہے۔ وہ ذکر انفرادی لیلۃ القدر کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اجتماعی لیلۃ القدر ایک تو (جیسا کہ احادیث اس طرف اشارہ کر رہی ہیں) رمضان کی آخری دس راتوں میں سے ایک رات ہوتی ہے۔ یا اجتماعی لیلۃ القدر انبیاء کا وہ اندھیرا زمانہ ہوتا ہے۔ جن میں وہ نازل ہوتے اور جس کے اندھیروں کو ان کی برکت سے اللہ تعالےٰ دور کرتا ہے۔

انفرادی لیلۃ القدر کا مطلب

یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں ہر فرد بشر پر بہت سی پابندیاں عائد کی ہیں۔ بہت سے احکام ہیں جو اسے دیئے گئے ہیں۔ بہت سے اوامر ہیں جو اسے کرنے ہوتے ہیں اور جنہیں اسے کرنا چاہیئے۔ یا بہت سی نواہی ہیں جن سے اسے بچنا چاہیئے۔ انسان جس طرح جسمانی لحاظ سے نشوونما حاصل کرتا ہے۔ پہلے ارتقاء کے کئی دوروں میں سے وہ رحم مادر میں گزرتا ہے اور پھر بہت سے ارتقائی دوروں میں سے وہ پیدائش کے بعد وہ اس دنیا میں گزرتا ہے۔ پھر وہ اپنی بلوغت کو پہنچتا ہے۔ جسمانی طور پر اگر وہ لمبی عمر پائے تو انحطاط کے زمانہ کو پاتا ہے۔ اس کے مشابہ (ایک فرق کے ساتھ)

روحانی ارتقاء اور روحانی نشوونما

بھی وہ حاصل کرتا ہے۔ پہلے وہ تقوےٰ کی موٹی موٹی راہوں پر چلتا ہے۔ پھر وہ اس کتاب عظیم سے جو ھدًی للعالمین ہے تقوےٰ کی مزید باریک راہوں کا علم حاصل کرتا اور اس کے مطابق اپنی زندگی کے دن گزارتا ہے اسی طرح وہ روحانی ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اپنی روحانی بلوغت کو پہنچتا ہے جس کے بعد کوئی انحطاط نہیں۔ اور یہ فرق روحانی اور جسمانی بلوغتوں میں کہ جسمانی بلوغت کے بعد اس دنیا میں ایک انحطاط کا زمانہ بھی بہت سے لوگوں پر آتا ہے۔ لیکن روحانی بلوغت کے بعد پھر انحطاط کا کوئی زمانہ روحانی بالغ پر نہیں آتا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑے لطیف رنگ میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ فرمایا جسے بشاشت ایمانی حاصل ہو جائے۔ اس کو پھر شیطان کے حملوں کا کوئی خوف باقی نہیں رہتا۔ الفاظ مجھے یاد نہیں۔ اسی قسم کا مفہوم ہے۔ یعنی جس کے اعمال صالحہ

فطرت کا ایک حصہ بن جائیں

اور ان کی بجا آوری میں وہ کوئی تکلیف یا کوفت محسوس نہ کرے۔ اسے کسی قسم کی کوشش اور جدوجہد نہ کرنی پڑے بلکہ جس طرح وہ سانس لیتا ہے اور زندگی کو قائم رکھتا ہے۔ اسی طرح ایسا شخص بشاشت کے ساتھ خدا تعالےٰ کے احکام کو بجا لاتا ہے اور جس شخص کے دل میں اس قدر بشاشت اعمال صالحہ کے بجالانے میں پیدا ہو۔ اور خدا تعالےٰ کے لئے ہر دکھ جو ہے۔ دنیا اسے دکھ سمجھے تو سمجھے وہ اس میں لذت محسوس کرے۔ اس بلوغت کے بعد کسی قسم کے روحانی انحطاط کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہی وہ کیفیت ہے بلوغت کی جس کی طرف قرآن کریم نے اس آیت میں اشارہ کیا ہے۔

یٰٓاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً
فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ

تو اس دنیا میں، دنیا کی اس زندگی میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک فیصلہ ہر فرد بشر کے متعلق کیا جاتا ہے۔

ہر اس فرد بشر کے متعلق جو اپنی قربانیوں کو انتہاء تک پہنچاتا اور اپنے رب کی محبت میں اپنے نفس کو کلی طور پر مٹا دیتا اور اس پر ایک موت وارد کر دیتا ہے۔ اُس پر ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ

اللہ تعالےٰ اسے یہ بشارت دیتا ہے

کہ اب تو ایسے مقام تک پہنچ گیا ہے کہ جنّت کا یقینی طور پر ہمیشہ کے لئے تو وارث رہے گا اور شیطان تجھے بہکانے میں کامیاب نہیں ہو گا۔

یہ فیصلہ کی گھڑی، اس شخص کے لئے لیلۃ القدر ہے کیونکہ اس میں وہ عظیم فیصلہ اس کی ابدی زندگی کے متعلق کیا جاتا ہے جو اس دُنیا سے شروع ہوتی اور اس دنیا میں جا کے بھی ختم نہیں ہوتی بلکہ ہمیشہ ہمیش کے لئے وہ اس کے لئے خوشیاں اور سرور پیدا کرتی رہتی ہے۔ اتنا اہم فیصلہ جس گھڑی کیا جائے۔ جب انسان کے تمام انفرادی اندھیرے یک قلم دُور کر کے ان کی بجائے اللہ تعالےٰ کا نُور اس کی رُوح اور اس کے جسم پر قبضہ کر لے۔ اتنا عظیم فیصلہ جو ہے وہ اس فردِ واحد کے لئے لیلۃ القدر کا حکم رکھتا ہے۔ یہ انفرادی لیلۃ القدر ہے۔ اور یہ لیلۃ القدر جو انفرادی ہے سال کے کسی حصّہ میں آ سکتی ہے۔ اس کے لئے رمضان کی کوئی شرط نہیں رمضان کے دس دنوں یا دس راتوں کی کوئی شرط نہیں اور دراصل اسی لیلۃ القدر کا ذکر عبداللہ بن مسعودؓ اور بعض دوسرے صحابہؓ کی روایتوں میں ہے کہ وہ سال کے کسی حصّہ میں آ سکتی ہے۔

دوسری وہ لیلۃ القدر ہے

جس کا تعلق رمضان سے اور رمضان کی آخری دس راتوں سے ہے۔

اس کی حکمت جیسا کہ تفسیر کبیر میں بڑی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ انبیاءؑ کے ذریعہ ان کی اُمّتوں سے ایک عہد لیا کرتا ہے اور اس کے مقابلہ میں ان سے بھی ایک عہد کرتا ہے۔ اور حکم اور بشارت دیتا ہے کہ تم اپنے عہد کو پورا کرو۔ میں اپنے عہد کو پورا کروں گا اور اس کے لئے ایک ظاہری علامت اللہ تعالےٰ کی رضاء کے اظہار کی رکھی جاتی ہے۔

پہلے انبیاءؑ نے بھی اپنی اُمّتوں سے عہد لیا تھا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام بنی نوع انسان سے یہ کہا کہ اُمّتِ مسلمہ میں شامل ہو جاؤ اور میرے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اپنے رب سے یہ عہد باندھو کہ "اسلام" کے مطابق تم اپنی زندگیوں کو گزارو گے۔ یہ عہد ہے اسلام کا جو نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اُمّتِ مسلمہ سے لیا گیا ہے۔

اسلام کے (اسلمت کے) معنی

یہ ہیں کہ انسان اپنا سب کچھ اپنے رب کے حضور پیش کر دے اور اس کی راہ میں قربان کر دے۔ پھر جس چیز کی جس وقت ہمارا رب اجازت دے اس چیز سے اس وقت تک ہم فائدہ اٹھائیں۔ اور ہر وقت اس بات کے لئے تیار رہوں کہ اپنی ہر چیز خواہ وہ مادی ہو یا جذباتی ہو یا کسی اور طرح ہم سے تعلق رکھنے والی ہو۔ اسے اپنے رب کی رضا کے لئے ہم ہر وقت قربان کرنے کے لئے تیار رہیں گے۔

یہ عہد اللہ تعالےٰ نے نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اُمّتِ مسلمہ سے لیا اور اس کی ظاہری علامت رمضان کو قرار دیا۔ اس مہینہ میں ہم رات اور دن اللہ تعالےٰ کی عبادت میں گزارتے ہیں۔ رمضان کی عبادت

22

ہر قسم کی عبادتوں کا مجموعہ

ہے۔ اس میں نفس کشی بھی شامل ہے۔ اس میں جفاکشی بھی شامل ہے۔ اس میں لذّت کی قربانی بھی شامل ہے۔ اس میں مال کی قربانی بھی شامل ہے۔ اس میں وقت کی قربانی بھی شامل ہے۔ اس میں جان کی قربانی بھی شامل ہے ہر قسم کی قربانیوں کا نمونہ، ہر قسم کی قربانیوں کے پھُولوں کا گلدستہ ہے یہ ماہِ رمضان !!!

تو ظاہری علامت اس روح کی جو اسلام کے ذریعہ اللہ تعالےٰ پیدا کرنا چاہتا تھا رمضان کی عبادتوں میں رکھی گئی۔ اور اللہ تعالےٰ نے یہ فرمایا کہ اگر تم اسلام کی روح کو اپنے اندر قائم رکھو گے اور ایک حقیقی مسلمان کی زندگی گزارو گے جس کی ظاہری علامت رمضان کی عبادتیں ہیں۔ تو مَیں تمہاری نیّتوں اور خلوص کو دیکھتے ہوئے۔ اور خالص تقویٰ کی بنیادوں پر جو اعمالِ صالحہ تم بجا لاؤ ان کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے تمہارے ساتھ اس مہینہ میں ایک

نمایاں اور خصوصی تکلیف

کروں گا۔ اور وہ یہ ہے کہ رمضان کے آخری عشرہ میں ایک، وقت ایسا مقرر کروں گا تمہارے لئے اے اُمّتِ مسلمہ! کہ جب تمہاری دعاؤں کو مَیں قبول کروں گا، جب مَیں تمہارے قریب آؤں گا اور اپنے قرب سے تمہیں نوازوں گا۔

تو اسلام کی جو پابندیاں ہیں اور اسلام کی جو اتباع اللہ تعالےٰ ہم سے چاہتا ہے اس کی ظاہری علامت کے طور پر رمضان رکھا گیا ہے جس میں ایک چھوٹے سے وقت میں تمام قربانیوں اور تمام اعمالِ صالحہ کو اکٹھا کر دیا گیا ہے۔ زبان سے کسی کو ضرر نہیں پہنچانا، ہاتھ سے ضرر نہیں پہنچانا۔ مال سے خیر پہنچانی ہے۔ اپنے وقت قربان کر کے خیر پہنچانی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

ایک چھوٹا سا نقشہ ہے تمام اسلامی عبادات کا جو رمضان میں ہمیں نظر آتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کی راہ میں کامل فدائیت کی اس ظاہری علامت کے مقابلہ پر اللہ تعالےٰ نے اپنی رضاء کی ایک ظاہری علامت رکھی۔ اور وہ رمضان کی آخری دس راتوں میں لیلۃ القدر ہے۔ یہ

اجتماعی لیلۃ القدر

ہے۔ یعنی ایک ایسی رات آتی ہے جب اُمّتِ مسلمہ کی دعائیں سُنی جاتی ہیں اجتماعی طور پر۔ کیونکہ اُمّت کے نمائندے وہ ہوتے ہیں جو خدا کے نزدیک ان کی نمائندگی کر رہے ہوں۔ یعنی جو حقیقی معنی میں اسلام کے مطابق اپنی زندگیوں کو گزارنے والے ہوں۔ جن کے مال اس کی راہ میں خرچ ہو رہے ہوں جن کے جذبات اس کے لئے قربان ہو رہے ہوں اور جن کی عزّتیں اس کی راہ میں فدا ہو رہی ہوں ان کی دعاؤں کو ایسے رنگ میں سُنتا ہے کہ ان میں سے بہتوں کو بتا بھی دیتا ہے کہ آج اُمّت کی اجتماعی لیلۃ القدر ہے۔ لیکن ان کے علاوہ بھی جو اُمّتِ مسلمہ کے افراد ہوں۔ اگرچہ ان کو علم نہیں دیا جاتا کہ وہ رات دعاؤں کی قبولیت کی رات ہے پھر بھی ان کی ایسی دُعاؤں کو جو خدائے عظیم اور کبیر کے ارادہ اور منشاء کے مطابق ہوں قبول کیا جاتا ہے۔ اور اس طرح

اُمّتِ مسلمہ کی بقاء اور اس کی ترقی

کے سامان پیدا کیئے جاتے ہیں۔ اور جس وقت اُمّت بحیثیت اُمّت اسلام پر قائم نہ رہے اور لیلۃ القدر کی برکتوں سے محروم ہو جائے اس وقت اُمّت پر تنزل کا زمانہ آجاتا ہے۔ یہ دَور ہمیں اسلامی تاریخ میں نظر آتے ہیں۔ اور اگر ہم اس کی چھان بین کریں تو لقیناً اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ تنزل کا زمانہ وہ ہوتا رہا ہے جب اُمّتِ مسلمہ نے اسلامی احکام کو پسِ پُشت ڈال دیا اور قرآن کریم کو کتابِ مہجور سمجھ لیا اور اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربانیاں دینی چھوڑ دیں۔ اس لئے وہ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے وارث نہ رہے اور اللہ تعالےٰ کی رحمت سے محروم ہو گئے۔ نبیٔ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

رمضان کی ایک رات ایسی ہے

جو ایک ہزار مہینے سے بھی زیادہ اچھی ہے۔ کیونکہ عربی محاورہ میں ہزار کا لفظ اَن گنت اور بے شمار کے معنے میں بھی استعمال ہوتا ہے اس لئے اس کے معنی یہ ہوئے کہ ایک رات ایسی ہے جو بے شمار اور اَن گنت مہینوں سے زیادہ برکت والی ہے۔ اور جو شخص اس رات کی برکات سے محروم رہے وہ بڑا ہی محروم آدمی ہے اس سے زیادہ اَور کون محروم ہو سکتا ہے؟ اور جیسا کہ مَیں نے ابھی بتایا ہے اگر اُمّت کے وہ افراد اور جب تک اُمّت کے وہ افراد جو روحانی طور پر زیادہ قوتیں اور استعدادیں رکھنے والے ہوتے ہیں۔ اور جو محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس کی رحمتوں کے زیادہ وارث ہوتے ہیں وہ اُمّت کے لئے اُمّت کی دنیوی بہبود اور روحانی ترقیات کے لئے دعائیں کرتے رہیں اور اللہ تعالےٰ کے دین کے سب احکام بجا لاتے رہیں اور اسلام کے ہر حکم کے نیچے اپنی گردن کو رکھنے والے ہوں اور انتہائی قربانیاں اس کے لئے دینے والے ہوں۔ ان کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ رمضان کی اس لیلۃ القدر میں قبول کرتا ہے اور اس طرح اُمّتِ مسلمہ ترقی کے دنیوی اور روحانی مدارج طے کرتی چلی جاتی ہے لیکن پھر ایک ایسا دَور آتا ہے کہ جب اُمّت بحیثیت مجموعی ایسی نہیں رہتی۔ تب لیلۃ القدر سے وہ محروم ہو جاتی ہے اور اس کے نتیجہ میں تنزّل کا دَور اسلام پر آنا شروع ہو جاتا ہے۔

اجتماعی طور پر

لیلۃ القدر وہ زمانہ بھی ہے

جو ایک نبی کا زمانہ ہوتا ہے۔ جو انتہائی فساد اور اندھیرے اور ظلمت کا زمانہ ہوتا ہے لیکن ظلمت کے اس زمانہ میں اندھیرے کی ان گھڑیوں میں اللہ تعالےٰ یہ فیصلہ کرتا ہے کہ مَیں اپنے بندوں کے لئے نور کا سامان پیدا کروں گا۔ سب سے زیادہ ظلمت شیطان نے نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پھیلائی اس سے زیادہ اندھیرے دُنیا کی تاریخ میں ہمیں کہیں نظر نہیں آئیں گے۔ اور سب سے روشن نُور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ہیں اور آپؐ کے طفیل ان اندھیروں میں سے ہی طلوع ہوا۔ اور یہ رات (جس میں یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ اندھیروں کو دُور کر دیا جائے گا) جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی اندھیری رات تھی۔ ایسی اندھیری رات کہ اس سے بڑھ کر اندھیرا تصوّر میں بھی نہیں آسکتا۔ پھر نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ روشنی کے سامان پیدا کیئے گئے۔ اس قدر روشنی اور نُور کہ

انسان کی عقل حیران رہ جاتی ہے

قیامت تک کے لئے وہ احکام دے دئے گئے۔ وہ صراطِ مستقیم بتا دیا گیا جن پر چل کر انسان اپنے رب جو نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہے۔ کے نُور سے نُور حاصل کر کے اپنے ظاہر و باطن کو منوّر کر سکتا ہے۔

تو یہ زمانہ بھی لیلۃ القدر کا زمانہ ہے۔ یعنی فساد کا یعنی شیطانی حکومت کا یعنی اللہ تعالےٰ کے بُعد کے اندھیروں کا وہ زمانہ جس میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ روشنی پیدا کی گئی اور ان اندھیروں کو دُور کیا گیا۔ اندھیروں کا یہ زمانہ وہ تھا جس میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ پر ایمان لانے والوں نے

انتہائی دُکھ اُٹھائے

ان لوگوں کے لئے دُنیا اندھیر تھی۔ دنیوی لحاظ سے روشنی کی کونسی کرن تھی جو وہاں تک پہنچ سکتی تھی۔ ہر طرف سے کُفر نے ان کو گھیرا ہوا تھا۔ ہر قسم کی قربانیاں تھیں جو ان سے لی جا رہی تھیں۔ مَردوں سے بھی اور عورتوں سے بھی۔ وہ کون سی بے عزّتی تھی جو ان مسلمان عورتوں کو نہ دیکھنی پڑی ہو۔ ہر قسم کے اندھیروں کی دیواریں شیطان مسلمانوں کے گِرد کھڑی کر رہا تھا اور اللہ تعالےٰ ان سے انتہائی قربانیاں لے رہا تھا اس وعدہ کے ساتھ کہ مَیں تمہارے لئے اپنی تقدیر کی تاریں ہلاؤں گا اور اتنے انعامات دوں گا اتنے فضل تم پر نازل کروں گا۔ آسمان سے تم پر نور کی کچھ اس طرح بارش برسے گی کہ یہ سب اندھیرے کافور ہو جائیں گے۔ اور مٹ جائیں گے اور شیطان اپنے تمام اندھیروں اور ظلمتوں کے ساتھ بھاگ جائے گا اور حق اپنے تمام نُوروں کے ساتھ دُنیا میں قائم ہو جائے گا۔

پس

محمّد رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کا زمانہ

لیلۃ القدر کا زمانہ تھا اس معنے میں کہ اگرچہ شیطان انسانی رُوح پر پُوری طرح غالب آگیا ہوا تھا اور مسلمانوں کو انتہائی قربانیاں اس وقت دینی پڑی تھیں۔ لیکن لیلۃ القدر کے اس زمانہ میں ہمارے رب نے یہ فیصلہ کیا کہ ان تمام اندھیروں کو دُنیا سے مٹا دیا جائے گا اور وہ جو اپنے فیصلوں پر قادر اور وہ جو اپنے وعدوں کو وفا کرنے والا ہے اس نے وہ تمام اندھیرے دُنیا سے مٹا دئے اور اس طرح اسلام کا نُور تمام دُنیا پر چھا گیا کہ معلوم دُنیا میں سے کوئی علاقہ ایسا نہ رہا جو اسلام کے نُور سے محروم ہو۔ اس کے بعد پھر تنزّل کا ایک زمانہ آیا کیونکہ اسلام کی رُوح کو مسلمان بھُول چکا تھا لیکن اَب پھر اللہ تعالےٰ نے

اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا زمانہ

پیدا کیا اور اس زمانہ میں ہمیں بھی پیدا کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ بھی لیلۃ القدر ہی کا زمانہ ہے جس زمانہ کے متعلق الٰہی تقدیر ہے کہ اسلام کو تمام ادیانِ باطلہ پر غالب کیا جائے گا۔ اور دُنیا کی تمام اقوام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کی جائیں گی۔ پس ہمارا یہ زمانہ بھی شیطانی ظلمتوں، اسلامی قربانیوں اور بہترین انعامات کے لحاظ سے لیلۃ القدر ہے۔ اور اس زمانہ میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ انتہائی قربانیاں لی جائیں گی اور عظیم انعامات کا وارث کیا جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کے زمانہ میں جب اللہ تعالےٰ کی وہ پیشگوئیاں اور وہ آیات بیّنات اور وہ نشانات ابھی ظاہر نہیں ہوئے تھے جو بعد میں ہوئے۔ اس وقت بھی آپ پر کچھ لوگ ایمان لائے۔ ان لوگوں کی زندگیوں کو جب ہم دیکھتے ہیں اور اس زمانہ کے حالات پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ

ان لوگوں نے انتہائی قربانیاں دیں

کیونکہ اللہ تعالےٰ کے نشانات ابھی پوری طرح واضح نہیں تھے۔ وہ غیب پر ایمان لائے۔ ان کے بعد میں آنے والوں نے تو ہزاروں نشان دیکھے۔ بعض نے اُن سے فائدہ اٹھایا بعض نے فائدہ نہیں اُٹھایا لیکن نشان ہر ایک نے ہی دیکھے۔ بہرحال ان نشانوں کے دیکھنے کے بعد جو لوگ ایمان لائے وہ انتہائی اندھیروں کے اوقات میں ایمان لانے والوں میں شمار نہیں ہو سکتے اور اس وجہ سے ان کی قربانیوں کی وہ شان نہیں جو سابقون کی قربانیوں کی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ابتدائی زمانہ میں ایمان لائے تھے۔ اور ان قربانیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے ایک نُور دُنیا کے لئے پیدا کیا۔ جماعت نے ترقی کی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل اس طرح نازل ہوئے کہ وہ جس کی آواز اپنے گاؤں کی گلیوں میں بھی نہیں گونجی تھی آج اس کی آواز ساری دُنیا کی فضاء میں گونج رہی ہے۔ اور یہ تو ایک مثال ہے۔ جس زاویہ سے بھی آپ دیکھیں گے آپ کو یہی نظر آئے گا۔ یہ نتیجہ ہے ان قربانیوں کی قبولیت کا جو ابتدائی زمانہ میں ایمان لانے والوں نے ان اندھیری راتوں میں دیں اور انہیں اللہ تعالےٰ نے قبول کیا۔ لیکن چونکہ

اللہ تعالےٰ کی رحمت میں بڑی وسعت

ہے وہ زمانہ کے بدلے ہوئے حالات کے ساتھ ساتھ قربانیوں کو بھی بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ اب اس زمانہ میں قربانیاں اَور قسم کی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے آپ کے لئے کہ آپ کو قربانیوں کے اس مقام پر کھڑا نہیں رہنے دیا۔ بلکہ اپنے بندوں کو جنہیں اس نے خلافت کے مقام پر کھڑا کیا بہت سے منصوبے سکھائے۔ اور اس نے آپ کو قربانیوں کے میدان میں آگے سے آگے پہنچا دیا۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی زندگی کے حالات کو دیکھیں کِس طرح آپ نے جماعت کے

استحکام اور ترقی کی تدابیر

کیں اور جماعت سے قربانیاں لیں۔ پھر ایک لمبا زمانہ خلافتِ ثانیہ کا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت کا۔ اللہ تعالےٰ نے اس زمانۂ خلافت میں بھی آپ کو قربانی کے ایک مقام پر کھڑا نہیں رہنے دیا۔ بلکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ذہن میں نئے سے نئے منصوبے اللہ تعالےٰ کے فضل سے اور اسی کے ارادہ سے اور اسی کے سکھانے سے آئے۔ اور حضورؓ نے جماعت کو قربانی کے میدان میں آگے سے آگے دھکیلا تا کہ اس زمانہ کے احمدیوں کی قربانیوں کی مشابہت صحابۂ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کی قربانیوں سے ایک حد تک ہو جائے تا اسی قسم کے انعامات کے یہ بھی وارث ہوں۔

اَب یہ خلافتِ ثالثہ کا زمانہ ہے

اور یہ تو اللہ تعالےٰ کو ہی معلوم ہے کہ کتنا لمبا عرصہ یہ رہے گا لیکن آج میں ایک بات آپ کو بتا دیتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کو تمام دُنیا میں غالب کرنے کی جو آسمانی مہم شروع کی گئی تھی۔ آج وہ ایک نہایت ہی اہم اور نازک دَور میں داخل ہو چکی ہے۔ اور جماعتِ احمدیہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ آئندہ کم و بیش تیس سال تک اپنی قربانیوں کو انتہاء تک پہنچائے۔ نیز اپنی دُعاؤں کو انتہاء تک پہنچائے تا اللہ تعالےٰ ان قربانیوں اور ان دعاؤں کو قبول کرے اور وہ مقاصد حاصل ہوں جن مقاصد کے حصول کے لئے اللہ تعالےٰ نے اس جماعت کو کھڑا کیا ہے۔ پس

کم و بیش تیس سال کا عرصہ

بڑا ہی اہم ہے بڑا ہی اہم ہے اور ہم سے انتہائی قربانیوں کا مطالبہ کر رہا ہے اور اس کے مقابلہ میں اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ بھی ہے کہ اگر تم میری راہ میں انتہائی قربانیاں دو گے اور اسلام کے ہر حکم کے سامنے اپنے سروں کو جُھکا دو گے۔ خالص مسلمان ہو جاؤ گے۔ اپنے نفسوں پر ایک موت وارد کر لو گے تو مَیں تمہیں انتہائی اور عظیم انعام بھی دوں گا۔

پس ہم میں سے ہر ایک شخص کا (انفرادی حیثیت میں بھی اور جماعت کا بحیثیت جماعت) فرض ہے کہ وہ آگے بڑھے اور

اس نازک اور اہم وقت میں

انتہائی قربانیوں کو اپنے ربّ کے قدموں میں جا رکھے تاکہ اپنے ربّ کی پیار بھری نگاہ کا وہ مستحق اور وارث قرار دیا جائے اور اللہ تعالےٰ کے فرشتے ہماری مدد کے لئے آسمانوں سے اُتریں اور خدا تعالےٰ کا یہ وعدہ ہماری زندگیوں میں پُورا ہو کہ "محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت ہر دل میں گاڑ دی جائے گی۔"

"تشنہ رُوحوں کو پلا دو شربتِ وصل و بقا"

حسن پابندِ ہوس ہے عشق ہے بے راہرو
حسن محرومِ حقیقت، عشق محرومِ وفا

علم ہے غلطاں میانِ نکتہ ہائے کشمکش
عقل کا دامن ہے اپنے خُون میں لتھڑا ہُوا

کیا بنے جنسِ دگر اصلِ حیاتِ جاوداں
زہد کے ساغر میں بٹتی ہے نشاطِ ماورا

رُوحِ انساں پھر ہوئی حسنِ وساوس کا شکار
دجل کی دکاّں پہ بکتے ہیں فقط مکر و ریا

اِس جہاں کو پھر کِسی عیسیٰ نفس کی ہے تلاش
"تشنہ رُوحوں کو پلا دو شربتِ وصل و بقا"

(امین اللہ خان سالک)

قرآن کریم اور اُس کی حفاظت کے خُدائی سامان

مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق قرآن شریف کا ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف خدا کا کلام ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بصورت وحی نازل ہوا۔ یہ نزول آنحضرت صلعم کی تئیس سالہ نبوت کی زندگی پر پھیلا ہوا تھا۔ یعنی الہام سے ہی آپ کے دعویٰ کی ابتداء ہوئی اور قرآن شریف کا آخری حصہ اُس وقت نازل ہوا جبکہ آپ کی وفات بالکل قریب تھی۔ اس طرح اگر آپ کی نبوت کے مجموعی ایام کے مقابلہ پر قرآنی آیات کی مجموعی تعداد کو رکھ کر دیکھا جائے تو روزانہ نزول کی اوسط ایک آیت سے بھی کم بنتی ہے کیونکہ جہاں آپ کی نبوت کے ایام کم و بیش سات ہزار نوسو ستر (۷۹۷۰) بنتے ہیں وہاں قرآنی آیات کی تعداد صرف چھ ہزار دوسو چھتیس (۶۲۳۶) ہے اور چونکہ قرآنی الفاظ کی مجموعی تعداد ستتر ہزار نو سو چونتیس (۷۷۹۳۴) ہے اس لئے فی آیت بارہ الفاظ کی اوسط ہوتی۔ جس سے روزانہ نزول کی اوسط کم و بیش نو لفظ سمجھی جا سکتی ہے۔ ان اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ قرآن شریف بہت ہی آہستہ آہستہ نازل ہوا تھا۔ اور گو یہ درست ہے کہ قرآن شریف کے نزول میں بعض اوقات ناغے بھی آجاتے تھے اور بعض دوسرے ایام میں ایک ہی وقت میں متعدد آیات اکٹھی نازل ہو جاتی تھیں لیکن پھر بھی قرآن شریف کبھی بھی ایک وقت میں اتنی مقدار میں نازل نہیں ہوا کہ اسے لکھ کر محفوظ کرنے یا ساتھ ساتھ یاد کرتے جانے میں کوئی مشکل محسوس ہوئی ہو۔

آنحضرت صلعم کا یہ طریق تھا کہ جوجو آیات قرآن شریف کی نازل ہوتی جاتی تھیں انہیں ساتھ ساتھ لکھواتے جاتے اور خدائی تفہیم کے مطابق ان کی ترتیب بھی خود مقرر فرماتے جاتے تھے اس بارے میں بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔

جن صحابہ سے کاتبِ وحی کا کام لیا جاتا تھا اُن کے نام اور حالات تفصیل و تعیین کے ساتھ تاریخ میں محفوظ ہیں۔ اُن میں سے زیادہ معروف صحابہ یہ تھے۔ حضرت ابوبکر۔ حضرت عمر۔ حضرت عثمان حضرت علی۔ زبیر بن العوام۔ شرحبیل بن حسنہ۔ عبداللہ بن رواحہ ابی بن کعب اور زید بن ثابت۔ اس فہرست سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلعم کو ابتدائے اسلام سے ہی ایک معتبر جماعت قرآنی وحی کے قلمبند کرنے کے لئے میسر رہی تھی اور اس طرح قرآن شریف نہ صرف ساتھ ساتھ تحریر میں آتا گیا تھا بلکہ ساتھ ساتھ ہی اس کی موجودہ ترتیب بھی جو بعض مصالح کے ماتحت نزول کی ترتیب سے جدا رکھی گئی ہے۔ قائم ہوتی گئی تھی آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد جبکہ نزولِ قرآن مکمل ہو چکا تھا حضرت ابوبکر خلیفہ اوّل نے حضرت عمر کے مشورہ سے زید بن ثابت انصاری کو جو آنحضرت صلعم کے کاتب وحی رہ چکے تھے حکم فرمایا کہ وہ قرآن شریف کو ایک باقاعدہ مصحف کی صورت میں اکٹھا لکھوا کر محفوظ کر دیں۔ چنانچہ زید بن ثابت نے بڑی محنت کے ساتھ ہر آیت کے متعلق زبانی اور تحریری ہر دو قسم کی پختہ شہادت مہیا کر کے اسے ایک باقاعدہ مصحف کی صورت میں اکٹھا کر دیا۔ اس کے بعد جب اسلام مختلف ممالک میں پھیل گیا تو پھر حضرت عثمان خلیفہ ثالث کے حکم سے زید بن ثابت کے جمع کردہ نسخہ کے مطابق قرآن شریف کی متعدد مستند کاپیاں لکھوا کر تمام اسلامی ممالک میں بھجوا دی گئیں۔

دوسری طرف قرآن شریف کے حفظ کرانے کا اب انتظام تھا کہ اس کے نزول کے ساتھ ساتھ صحابہ کی ایک جماعت اسے مقررکردہ ترتیب کے مطابق حفظ کرتی جاتی تھی اور گو جزوی طور پر حفظ کرنیوالوں کی تعداد تو بہت زیادہ تھی مگر آنحضرت صلعم کے زمانہ میں سارے قرآن کے حافظ بھی کافی تعداد میں موجود تھے جن میں سے کم از کم چار ایسے تھے جن کو آنحضرت صلعم نے خود تجربہ کر کے اور ہر طرح قابل اعتماد پاکر دوسرے صحابہ کی تعلیم کے لئے مقرر فرمایا تھا۔ اور آنحضرت کی وفات کے بعد تو جبکہ قرآن شریف مکمل ہو کر ایک مصحف کی صورت میں آچکا تھا حفاظ قرآن کی تعداد نے ایک حیرت انگیز رفتار کے ساتھ ترقی کی کہ حضرت عمر کے عہد میں صرف ایک جگہ کی اسلامی فوج میں تین سو سے زائد حافظ قرآن موجود تھے۔

ان اسباب کے نتیجہ میں جن کے پیچھے خدائی حفاظت کا ہاتھ کام کر رہا تھا ابتدائے اسلام سے ہی قرآن شریف کا متن ہر قسم کی تحریف اور دست برد کے خطرہ سے محفوظ ہو گیا تھا۔ اور اس زمانہ کے بعد تو اس کے مستند نسخے اس طرح مختلف ممالک میں پھیل گئے اور حفاظ قرآن کی تعداد اتنی زیادہ ہو گئی کہ تحریف کا امکان ہی باقی نہ رہا۔

نہایت ضروری لٹریچر

ہمارے پاس رعائتی قیمت پر دینے کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے۔ جماعتوں کو جس کتاب کی ضرورت ہو طلب فرمالیں محصولڈاک اس رعائتی قیمت کے علاوہ ہوگا

۱۔ اسلامی اصول کی فلاسفی	۵۰–۱
۲۔ قرآنی انوار (خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) امپیٹنگ ارڈ پیپر	۲۵–۱
۳۔ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ سفید ولائتی کاغذ	۹۳
۴۔ امن کا پیغام (″ ″ ″ ″ ″ ″) کے حالیہ دورہ انگلستان کی انگریزی تقریر کا اردو ترجمہ)	۲۵–۰
۵۔ الحجۃ البالغہ (وفات مسیح علیہ السلام) مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ	۶۲–۰
۶۔ چار تقریریں (متعلقہ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ″ ″ ″	۰۰–۲
۷۔ تبلیغ ہدایت ″ ″ ″	۲۵–۲
۸۔ مقام خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم	۵۰–۱
۹۔ شان مسیح موعود (متعلقہ غیر مبائع)	۵۰–۰
۱۰۔ حافظ کمیر پوری کے وساوس کا ازالہ	۵۰–۰
۱۱۔ بشارات رحمانیہ	۱۲–۰
۱۲۔ مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء	۵۰–۱
۱۳۔ مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء	۰۰–۲
۱۴۔ احمدیہ تحریک پر تبصرہ	۵۰–۱
۱۵۔ نبوت و خلافت کے متعلق اہل پیغام اور جماعت احمدیہ کا موقف	۵۰–۰

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ دورہ یورپ میں وانڈز ورتھ ہال (انگلستان) میں جو تقریر انگریزی زبان میں فرمائی تھی اس کا اردو ترجمہ نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے عمدہ کتابت اور طباعت کے ساتھ شائع ہو چکا ہے۔

قیمت ۲۵/ روپے سینکڑہ محصولڈاک کے علاوہ ہے

(ناظر اصلاح و ارشاد)

نماز کے بعد دُعا

(مکرم سید احمد علی صاحب مربی جماعت سیالکوٹ)

قرآن کریم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نمونہ اور اسوۂ حسنہ قرار دیا ہے تاکہ امت مسلمہ کا ہر فرد رسم و رواج کی بجائے حضور کے نقش قدم پر گامزن ہو۔ مگر فیج اعوج کے زمانہ سے جو بدعات جاری ہوئیں۔ ان میں سے ایک بدعت وہ ہے جو نمازوں کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کی رسم ہے۔ حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ایسا عمل ثابت نہیں جیسا کہ بعض بزرگان اور ائمہ سلف و خلف کو بھی مسلم ہے۔ مثلاً

اوّل۔ حضرت امام ابن القیمؒ اپنی کتاب "زاد المعاد فی ھدی خیر العباد" میں تحریر فرماتے ہیں

الف۔ "اما الدعاء بعد السلام من الصلوٰۃ مستقبل القبلۃ او المامومین فلم یکن ذالک من ھدیہ صلی اللہ علیہ وسلم اصلاً ولا روی عنہ باسناد صحیح ولا حسن"

(زاد المعاد جلد اوّل مصری صفحہ ۹۲)

یعنی نماز کے سلام پھیرنے کے بعد قبلہ رُو ہوکر یا مقتدیوں کی طرف منہ کرکے دعا کرنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایات سے قطعی ثابت نہیں ہے اور نہ کسی صحیح اور حسن اسناد سے ایسی کوئی روایت ملتی ہے۔

(ب) کان یدعو فی صلوٰتہ ... بعد الفراغ منھا فلم یثبت عنہ انہ کان یعتاد الدعاء ومن روی عنہ ذالک فقد غلط علیہ

(زاد المعاد جلد اوّل صفحہ ۳۲۸)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے اندر تو دعائیں کیا کرتے تھے مگر نماز سے فراغت کے بعد ثابت نہیں کہ آپ اس وقت بھی دعا کیا کرتے تھے۔ اور جس نے حضور کی طرف ایسا بیان منسوب کیا اس نے صریح طور پر آپ کی طرف غلط بات منسوب کی ہے۔

دوم۔ حضرت شیخ الاسلام علامہ مجدالدین فریدآبادی صاحب قاموس (۸۱۶ھ-۷۲۹ھ) لکھتے ہیں:-

اما الدعا الذی یفعلہ الائمۃ بعد السلام فانہ لم یکن من عادۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یثبت فی ھذا الباب شی من الاحادیث

(سفر السعادۃ عربی ص۱۳-۱۴)

سوم۔ "اردو سفر السعادۃ" مطبوعہ مصطفائی پریس لاہور ۱۲۹۴ھ میں جو شیخ محی الدین تاجر کتب لاہور نے شائع کی۔ عربی عبارت کا ترجمہ یوں کیا ہے

"لیکن یہ دعا کہ ائمہ بعد سلام کے کرتے ہیں عادت سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نہ تھی اور اس باب میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہوئی۔" (اردو سفر السعادۃ مطبوعہ ۱۲۹۴ھ ص۲۴)

چہارم۔ ناظرین کرام! نماز کے بعد دعا کرنا چونکہ مسنون نہیں۔ اسی لئے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں بھی مروج نہیں۔ جیسا کہ الطاف حسن قریشی کے مضمون "سفر حجاز" کی حسب ذیل عبارت سے ظاہر ہے کہ:

"ہمارے عراقی دوست نے امامت کے فرائض انجام دیئے۔ نماز کے بعد کسی نے دعا نہ مانگی۔ بہت حیرت ہوئی۔ اور پھر ایک لمحے کے بعد خوشی کا سا احساس ہونے لگا۔ جی ہی جی میں کہا۔ کاش ہماری جامع مسجد کے امام حج کے لئے تشریف لائیں اور یہاں انہیں (دعا نہ مانگنے کی) اچھی عادت پڑ جائے تو کتنا اچھا ہو۔ ان کے بارے میں نمازیوں کا کہنا ہے کہ جتنا وقت وہ جمعے کے خطبے اور نماز ادا کرنے میں لیتے ہیں اس سے زیادہ وقت وہ عربی اردو اور پنجابی زبانوں میں ایک ہی جیسی دعاؤں پر صرف کرتے ہیں۔ نماز کے بعد سب لوگ ذکر الٰہی میں مصروف ہوگئے۔"

(اردو ڈائجسٹ لاہور ماہ جون ۱۹۶۷ء صفحہ ۷۵ کالم ۲)

حکم و عدل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

(الف) حضرت بانی جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک سائل کے جواب میں فرماتے ہیں:-

"ہم دعا مانگنے سے تو منع نہیں کرتے اور ہم خود بھی دعا مانگتے ہیں اور صلوٰۃ بجائے خود دعا ہی ہے۔ بات یہ ہے کہ میں نے اپنی جماعت کو نصیحت کی ہے کہ ہندوستان میں عام بدعت پھیلی ہے کہ تعدیل ارکان پورے طور پر ملحوظ نہیں رکھتے اور ٹھونگے دار نماز پڑھتے ہیں..... مومن کو ہمیشہ اٹھتے بیٹھتے ہر وقت دعائیں کرنی چاہئیں۔ مگر نماز کے بعد جو دعاؤں کا طریق اس ملک میں جاری ہے وہ عجیب ہے۔" (ملفوظات جلد سوم ص۲۴۳، ۲۴۴)

(ب) "آج کل لوگ جلدی جلدی نماز کو ختم کرتے ہیں اور پیچھے لمبی دعائیں مانگنے بیٹھتے ہیں۔ یہ بدعت ہے۔" (فتاویٰ ص۳۳)

الغرض دعاؤں کا اصل موقعہ اور بہترین قبولیت دعا کا وقت نماز کے اندر ہے اور نمازوں کے بعد ہاتھ اٹھا کر لمبی دعائیں کرنا محض رسم اور بدعت ہے۔ جس کا ثبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کسی صحیح مرفوع متصل حدیث سے نہیں ملتا۔ یہی وجہ ہے کہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں بھی نمازوں کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرنے کا رواج نہیں ہے۔

قطعات

تُو جانِ جاں ہے جانِ جاں ہے پیارے
مری آنکھوں سے کیوں پنہاں ہے پیارے
تری قیمت اگر دونوں جہاں ہیں
ابھی ارزاں ابھی ارزاں ہے پیارے

مجھے قرطاسِ ہستی پر بقا دے
کہ تیری شوخیِٔ تحریر ہوں مَیں
تماشہ گاہ میں تیرے ہنر کی
زباں سے بولتی تصویر ہوں مَیں

سعید احمد اعجاز

مسئلہ کفارہ اور بائیبل

کفارہ کی بنیاد اس مسئلہ پر بھی رکھی جاتی ہے کہ آدم گناہ گار تھا۔ اس لئے ضرورت پیش آئی کہ خدا تعالیٰ انسان کے گناہ بطور تقاضائے رحم معاف کرے۔ لیکن عدل کا تقاضا اس کے برعکس تھا۔ اس لئے اس نے اپنے بیٹے کو بھیجا تاکہ لوگوں کے گناہوں کا کفارہ ادا ہو۔ بائیبل کی رُو سے یہ مفروضہ ہی غلط ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"جہاں تک میں سمجھتا ہوں بائیبل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آدم نے گناہ کیا۔ بلکہ اس سے بڑھ کر جب میں نے بائیبل کا مطالعہ کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ گناہ نہ آدم اور نہ شیطان نے کیا بلکہ نعوذ باللہ گناہ نعوذ باللہ خالص خدا کا تھا۔"

ثبوت

آدم کا واقعہ پیدائش کی کتاب میں بیان ہوا ہے۔ پیدائش باب ۲ آیت ۸ تا ۱۷ میں لکھا ہے کہ:۔

"خداوند خدا نے مشرق کی طرف عدن میں ایک باغ لگایا اور انسان کو جسے اس نے بنایا تھا وہاں رکھا اور خداوند خدا نے ہر درخت کو دیکھنے میں خوشنما اور کھانے میں اچھا تھا زمین میں اگایا اور باغ کے بیچ میں حیات کا درخت نیک و بد کی پہچان کا درخت بھی لگا دیا"

آگے لکھا ہے:۔

"اور خداوند خدا نے آدم کو حکم دیا کہ تو باغ کے ہر درخت کا پھل بے روک ٹوک کھا سکتا ہے لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت کا پھل کبھی نہ کھانا کیونکہ جس روز تو نے اسے کھایا تو مرا" پیدائش آیت ۱۲ تا ۱۷/۳۔

آگے حوا کی روایت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے جو درخت باغ کے بیچ میں ہے اس کے پھل کی بابت خدا نے کہا ہے کہ تم نہ تو اس کو کھانا اور نہ چھونا ورنہ مر جاؤ گے (پیدائش ۳/۳) اب آدم کے پاس شیطان کے پاس آدم آتا ہے (شیطان کے لئے بائیبل میں سانپ کا لفظ استعمال ہوا ہے) وہ آکر کیا کہتا ہے۔ بائیبل کہتی ہے:۔

"کہ سانپ نے عورت سے کہا کہ تم ہرگز نہ مرو گے بلکہ خدا جانتا ہے کہ جس دن تم اسے کھاؤ گے تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی اور تم خدا کی مانند نیک و بد کے جاننے والے بن جاؤ گے۔" (پیدائش ۳/۴)

ان روایتوں پر غور کر کے دیکھیں تو نہ آدم کا گناہ نظر آتا ہے نہ شیطان کا بلکہ سارا گناہ نعوذ باللہ خدا کا نظر آتا ہے۔ ان روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ درخت زندگی اور نیک و بد کی پہچان کا درخت تھا۔ مگر بائیبل کہتی ہے:۔ کہ خدا نے آدم سے کہا کہ جس روز تو نے اس سے کھایا تو مرا (پیدائش ۲/۱۷) گویا خدا نے آدم سے جھوٹ بولا۔ درخت زندگی کا تھا۔ علم کی ترقی کا تھا مگر خدا تعالیٰ نے یہ کہا کہ جس روز تو نے اس میں سے کھایا تو مر جائے گا۔ مرنے کے معنے جسمانی بھی ہو سکتے ہیں اور روحانی بھی لیکن کوئی معنے لے لئے جائیں دونوں صورتوں میں خدا تعالیٰ کی یہ بات غلط ثابت ہوتی ہے۔ غرض بائیبل کے خدا نے آدم کو دھوکہ دیا کہ وہ درخت جو زندگی پیدا کرنے کا تھا وہ درخت جو عقل پیدا کرنے والا تھا اس کے متعلق یہ کہا کہ اس کا پھل نہ کھاؤ ورنہ مر جاؤ گے۔ اور حوا بھی یہی کہتی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے کہا کہ تم نہ تو اسے کھانا نہ چھونا ورنہ مر جاؤ گے پیدائش ۳/۳" اس حوالہ سے صاف پتہ لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے نعوذ باللہ غلط بیانی کی۔ اور آدم کو دھوکہ دیا۔ اس کے مقابلہ میں جس شیطان نے کہا کہ تم ہرگز نہ مرو گے بلکہ خدا جانتا ہے کہ جس دن تم کھاؤ گے تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی اور تم خدا کی مانند نیک و بد کے جاننے والے بن جاؤ گے۔ پیدائش ۳/۵۔ تو اس میں کوئی جھوٹ نہ تھا پھر اور آگے دیکھو جب آدم اور حوا نے اس درخت کا پھل کھا لیا تو کیا وہ مر گئے وہ مرے نہیں بلکہ زندہ رہے۔ اور شیطان کی بات ہی سچی نکلی۔ کہ تم ہرگز نہ مرو گے۔ خدا تعالیٰ کی یہ بات کہ جس روز تو نے اس سے کھایا تو مرا۔ غلط نکلی۔ اسطرح وہ اس درخت کو کھا کر جیسا کہ بائیبل میں آگے ذکر آتا ہے نیک و بد کو بھی پہچاننے لگ گئے۔ پس بائیبل کی رو سے آدم اور شیطان کا کوئی قصور نہیں خود خدا تعالیٰ نے ان کو دھوکہ دیا۔ آدم نے کوشش کی کہ وہ نیک و بد کو پہچاننے لگے اور آدمی ہو جائے اس کو دنیا کا کوئی شخص بدی نہیں کہہ سکتا۔ آدم نے نیکی کے راستہ میں ترقی کرنے کی کوشش کی۔ اور شیطان نے کہا کہ خدا تمہیں دھوکہ دے رہا ہے وہ کہتا ہے کہ اس کے کھانے سے تم مر جاؤ گے حالانکہ مرو گے نہیں بلکہ زندہ رہو گے۔ اور پھر اس کے کھانے سے تمہارے اندر عقل پیدا ہو جائے گی۔ اور تمہیں سمجھ آ جائے گی کہ نیکی کیا چیز ہے اور بدی کیا۔ بائیبل خود مانتی ہے کہ اس درخت کا پھل کھانے سے ان کے اندر عقل پیدا ہو گئی اور وہ نیک و بد کو پہچاننے لگ گئے۔ پس نہ تو آدم نے گناہ کیا اور نہ شیطان نے۔ گناہ کا مرتکب صرف ایک ہی ہے اور وہ صرف بائیبل کا خدا ہے۔"

(باقی)

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کامیاب زندگی

ا۔ ایک دفعہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ اہل نجد میں سے ایک آدمی جس کے بال بکھرے ہوئے تھے آپ کی مجلس میں حاضر ہوا۔ اور اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے متعلق پوچھا۔ آپ نے فرمایا۔ پانچ نمازیں فرض ہیں اور اس کے علاوہ تو جو بھی نفل کے طور پر پڑھے (ب) رمضان کے مہینہ کے روزے فرض ہیں اور ان کے علاوہ تو نفلی روزے رکھ سکتا ہے (ج) زکوٰۃ فرض ہے لیکن اگر تو اس سے زیادہ دینا چاہے تو یہ تیرے لئے بطور نفل ہوگا۔ یہ باتیں سن کر وہ آدمی چلا گیا اور اس نے کہا۔ وَاللّٰہِ لَا اَزِیْدُ عَلٰی ھٰذَا وَلَا اَنْقُصُ

خدا کی قسم نہ میں اس سے زیادہ کروں گا اور نہ ہی کم۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ۔ اگر اس نے سچ کہا ہے تو وہ کامیاب ہو گیا۔

(۲)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بیٹھے رہتے تھے اور ان کی یہ خواہش ہوتی تھی کہ کوئی عقلمند دیہاتی آئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کرے۔ ایک دن مجلس لگی ہوئی تھی کہ ایک دیہاتی آیا جو عقلمند تھا اور اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مختلف قسم کے سوالات پوچھنے شروع کئے۔

ا۔ اس نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا ایلچی ہمارے پاس آیا ہے اور اس نے ہمیں بتایا ہے کہ آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔

(۲) اس نے پوچھا آسمان کو کس نے پیدا کیا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔

(۳) تیسرا سوال یہ تھا زمین کو کس نے پیدا کیا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے

(۴) اس نے پھر پوچھا۔ یہ پہاڑ کس نے نصب کئے ہیں۔ اور جو کچھ ان میں ہے فرمایا اللہ نے

(۵) اس نے کہا تو اب بتائیں کہ وہ خدا جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے اور پہاڑوں کو نصب کیا ہے۔ کیا اس نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں اسی نے حکم دیا ہے۔

(۶) اس نے مزید سوال کیا آپ کے مبلغ نے ہمیں بتایا ہے کہ دن اور رات میں پانچ نمازیں ہم پر فرض ہیں۔ آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا اس نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے آپ نے اثبات میں جواب دیا۔

(۷) اس نے کہا آپ کے مبلغ نے ہمیں بتایا ہے کہ سال میں رمضان کے روزے ہم پر فرض ہیں۔ آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا۔ اس نے کہا کہ کیا اس اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے جس نے آپ کو بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا جی ہاں۔

(۸) اس نے کہا آپ کے رسول نے ہمیں بتایا ہے کہ ہم پر حج بھی فرض ہے اگر ہم اس کی طاقت رکھیں آپ نے فرمایا بالکل درست ہے

حضرت عمر بن محمد بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد وہ آدمی چلا گیا۔ اور اس نے کہا۔

لَا اَزِیْدُ عَلَیْھِنَّ وَلَا اَنْقُصُ۔

کہ میں نہ ان میں زیادتی کروں گا اور نہ کمی۔ بلکہ ان احکام کے مطابق ہی عمل کروں گا۔ اس پر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَئِنْ صَدَقَ لَیَدْخُلَنَّ الْجَنَّۃَ

کہ اگر اس نے سچ کہا تو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔

"تاریخ احمدیت" جلد ہشتم کی خصوصیات

(۱) اس کا نہایت ایمان افروز دیباچہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے رقم فرمایا ہے۔
(۲) اس کی اشاعت سے سلسلہ احمدیہ کی نصف صدی کی ابتدائی مجاہدانہ سرگرمیوں اور شاندار اسلامی خدمات کی تاریخ مکمل ہو گئی ہے
(۳) تحریک جدید، خدام الاحمدیہ اور جوبلی ۱۹۳۹ء کی تفصیل کے علاوہ بیشمار اہم واقعات پر اسمیں مفصل روشنی ڈالی گئی ہے
(۴) اس کے ذریعہ متعدد نایاب تصاویر اور اہم دستاویز پہلی بار منظر عام پر آ رہے ہیں
ہدیہ صرف گیارہ روپے
ادارۃ المصنفین ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

امانت تحریک جدید

کے متعلق
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کا ارشاد۔
امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھو انا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔
افسر امانت تحریک جدید

ربوہ کا مشہور تحفہ

ہاضمون

ہاضمہ کی تمام خرابیوں کیلئے بہترین چورن
تیار کردہ، حکیم نذیر احمد مرتاج الاطباء رجسٹرڈ یونانی طبیب
دواخانہ ہاضمون رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

ربوہ میں سکنی جائداد

قابل فروخت

۸۵
ربوہ میں سکنی جائداد خریدنے کے خواہشمند خاکسار سے بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت کوائف معلوم کر سکتے ہیں۔
خاکسار فیروز الدین انسپکٹر تحریک جدید ربوہ

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

لائل پور میں اپنی نوعیت کی واحد دکان

جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ۔ پردہ کلاتھ، سیٹ بستر، فرش دریاں، کھیس، تولئے، جاء نماز، تھک اور پر چون مل سکتے ہیں۔
وسیم ٹیکسٹائل ہاؤس
چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار۔ لائلپور

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پُر معارف اور پُر حکمت تفسیر

تفسیر کبیر

اس وقت صرف پانچ جلدیں سٹاک میں موجود ہیں۔ باقی چھ نایاب ہیں
جلسہ سالانہ پر حاصل کریں۔ ہدیہ پانچ جلد ۲۵-۳۹ علاوہ محصولڈاک
ملنے کا پتہ: الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

جب بھی آپ لائلپور تشریف لائیں اپنی ذوق کے اعلیٰ معیاری ہوٹل و ریسٹورنٹ موسومہ

سٹینزان

واقعہ بیفت علی روڈ بالمقابل پولیس گراؤنڈ لائلپور میں قیام فرمائیں۔ جہاں آپ ماحول پرسکون و دلکش، سروس بہترین۔ کھانے خوش ذائقہ و دل پسند کمرے کشادہ و آراستہ، فلش سسٹم۔ ایرکنڈیشنڈ اور کار پارکنگ کی سہولت موجود ہے۔ آئیے۔ اور ہماری خدمات سے مستفید ہوں
(منیجر)

اکسیر اپھارہ

حیوانات کا مہلک اپھارہ اکسیر اپھارہ کے ایک پیکٹ سے منٹوں میں ختم ہو جاتا ہے شفتل برسیم کا موسم شروع ہے۔ اکسیر اپھارہ کا سٹاک ہمیا رکھیں تاکہ فوری ضرورت پر کام آسکے۔
فی پیکٹ ایک روپیہ درجن یا زیادہ پر ۳۳ فیصدی کمیشن و دو درجن یا زیادہ پر ڈاک خرچ ۵-۱ روپیہ بذمہ کمپنی
کیوریٹو میڈیسن کمپنی ۹ سرکلر بلڈنگ لاہور
ڈاکٹر احمد ایجنڈ کمپنی۔ گولبازار ربوہ

سُرمہ خورشید

ایک لاجواب اور عجوبہ روزگار سرمہ آنکھوں کی بیشتر امراض، ککرے، موتیا جالا، پھولا کے لئے مفید ہے۔ نظر کو طاقت دیتا اور پانی روکتا ہے
فی شیشی ۵۰ پیسے۔
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون ۳۰

احمدی بھائیوں کے لئے خوشخبری

الفضل انڈسٹری کے

تیار کردہ
نصیر کولڈ سٹارٹ انجن خرید فرمادیں
چلنے میں سبک، رفتار یعنی مضبوطی بے لاثانی
پیرو پرائیٹرز
میرزا نذیر احمد اینڈ برادر الفضل انڈسٹری
نسبت روڈ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام

میں
ہماری عارضی دکان
گولبازار ربوہ میں ہوگی
بیمار عورتوں کے معائنہ کا تسلی بخش انتظام ہوگا
نیجر دواخانہ حکیم نظام جان اینڈ سنز

وقت کی پابند۔ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس۔ عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
سرگودھا تا لاہور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
لاہور تا سرگودھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سرگودھا تا گوجرانوالہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]														
گوجرانوالہ تا سرگودھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]														

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے
آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار، خوش اخلاق سٹاف کی خدمات حاصل ہیں
(محمد علی ظفر جنرل منیجر)

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں
(منیجر)

جریان سفید اٹھرا مرض اٹھرا کی کامیاب اور مشہور دوا مکمل کورس پندرہ روپے ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ ٹیلیفون

زیورات کیلئے ہمیشہ ہماری خدمات حاصل کریں۔ میاں عبد السلام عبد المنان ناصر پاک جیولرز گولبازار ربوہ

"مکتبہ الفرقان" کی گرانقدر مطبوعات

۱۔ تفہیمات ربانیہ اعلیٰ ... ۱۱ — ۰۰
۲۔ " " نیوز ... ۸ — ۰۰
۳۔ نبراس المومنین ... ۰ — ۳۱
۴۔ تحریری مناظرہ ... ۱ — ۵۰
۵۔ مباحثہ مصر انگریزی ... ۱ — ۲۵
۶۔ " " اردو ... ۰ — ۶۳
۷۔ کلمۃ الحق ... ۰ — ۷۵
۸۔ کلمۃ الیقین ... ۰ — ۰۶
۹۔ بہائی شریعت پر تبصرہ ... ۱ — ۵۰
۱۰۔ القول الیقین ... ۲ — ۰۰
۱۱۔ دعوۃ الامیر فارسی ... ۱۰ — ۰۰
۱۲۔ شرح الوفا یہ ۴ جلد ... ۴۰ — ۰۰
۱۳۔ اسلام پر ایک نظر ... ۰ — ۶۲
۱۴۔ حضرت فضل عمر نمبر ... ۱ — ۰۰
۱۵۔ فائل مجلد رسالہ ۱۹۶۴ء ... ۸ — ۰۰
۱۶۔ " " ۱۹۶۵ء ... ۸ — ۰۰
۱۷۔ " " ۱۹۶۶ء ... ۸ — ۰۰
۱۸۔ خاص نمبر رسالہ الفرقان مجلد ... ۱۰ — ۵۰
۱۹۔ " " " غیر مجلد ... ۸ — ۰۰
۲۰۔ تفہیمات ربانیہ ایڈیشن اول مجلد ... ۵ — ۰۰
۲۱۔ درویشان قادیان اعلیٰ غیر مجلد ... ۳ — ۰۰
۲۲۔ " " غیر مجلد ... ۱ — ۵۰
۲۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اسلوب بیان ... ۰ — ۱۹
۲۴۔ رسالہ تشحیذ ۱۹۶۴ء خاص نمبر ... ۰ — ۷۵
۲۵۔ حافظ روشن علی صاحب نمبر ... ۱ — ۲۵
۲۶۔ قمر الانبیاء نمبر ... ۲ — ۰۰
۲۷۔ جہاد نمبر ... ۱ — ۰۰
۲۸۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب نمبر ... ۱ — ۵۰
۲۹۔ سیرت خیر البشر نمبر ... ۱ — ۰۰
۳۰۔ تجلیات الٰہیہ بجواب "تفہیمات مرزا" ... ۱ — ۰۰

نوٹ:۔ مندرجہ بالا سب قیمتیں محصول ڈاک کے علاوہ ہیں۔ جلسہ کے دنوں میں یہ کتب مکتبہ الفرقان ربوہ سے دستیاب ہو سکیں گی

ملنے کا پتہ
مکتبہ الفرقان ۔ ربوہ

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ

ربوہ کا
مشہور و معروف دواساز ادارہ
زیر نگرانی
حکیم شیخ خورشید احمد ممتاز الاطباء
رجسٹرڈ یونانی طبیب

اس ادارہ میں تمام مرکبات نہایت عمدہ اعلیٰ اور مکمل اجزاء سے تیار کئے جاتے ہیں۔ اور یونانی مفردات بھی صاف ستھری مناسب داموں میں ملتی ہیں۔ اپنی جملہ طبی ضروریات اور یونانی طریق علاج سے استفادہ کے لئے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ میں تشریف لائیں

فون نمبر ۳۸
منیجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

حمائل انگلش
یعنی
قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ
نیا ایڈیشن
ملنے کا پتہ
اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

حب مسان: بچوں کے سوکھے کی بیماری کیلئے مفید و مجرب۔ قیمت فی شیشی ۔/۲ روپے
حب سماک: خشک کھانسی کے لئے مفید و مجرب
قیمت سو گولی ۔/۲ روپے
حب زعفرانی بلغمی کھانسی کیلئے مفید
قیمت فی درجن پچاس پیسے
دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ

قوم کا نصرت آرٹ پریس

آپ کی ضرورت کے لئے لیٹر پیڈ اور کیش میمو وغیرہ کی نہایت عمدہ طباعت کرتا ہے جماعت کے مخلصین ہمیشہ دور دور سے آرڈر بھجواتے رہتے ہیں۔ احباب کی ضرورت کے لئے الیس اللہ بکاف عبدہ کے الفاظ چھاپ کر نصرت رائٹنگ پیڈ تیار کئے ہیں۔ لہذا ہمیشہ یہی پیڈ استعمال فرمائیں نیز اپنے ناموں کے لیٹر پیڈ بھی ہم سے چھپوائیں۔ شکریہ ۔ مزید معلومات کے لئے بذریعہ کارڈ یاد فرمائیں۔
منیجر نصرت آرٹ پریس گولبازار ربوہ

سرمہ نور والوں کا
نورانی کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ
قیمت ایک روپیہ ۲۵ پیسے

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ
سرمہ نور رجسٹرڈ
اطباء ڈاکٹر حضرات اور بڑی بڑی ہستیاں اس کی گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ فی تولہ ۲ روپے

طاقت کی دوائی
مایوس اور کمزور نوجوانوں کا زندگی بخش علاج
مکمل کورس ۔/۳۰ روپے

اکسیر اٹھرا
بچے ضائع ہو جاتے ہوں پیدا ہو کر مر جاتے ہوں اس کا استعمال از حد مفید ہے ۔ مکمل کورس ۔/۱۲

ادویات ملنے کا پتہ: شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ترنگ بازار سیالکوٹ

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں حسب سابق احباب کی سہولت کے لئے دفتر الفضل عارضی طور پر جلسہ گاہ میں منتقل کیا جا رہا ہے جملہ احباب الفضل کے متعلقہ امور کے سلسلہ میں جلسہ کے دوران وہاں تشریف لائیں اور خریداری نمبر بھی اپنے ساتھ ضرور لائیں
(منیجر الفضل)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۲۵ر دسمبر بروز سوموار مجھے تین لڑکیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ نومولود کے نیک خادم دین ہونے نیز اس کی صحت و درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ بچے کی پیدائش سے قبل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از شفقت خاکسار کی درخواست پر دعائیں فرمائی تھیں اور یہ حضور کی قبولیت دعا کا ایک نشان ہے۔

برکت اللہ محمود ۔ مربی سلسلہ احمدیہ ضلع ساہیوال حال اوکاڑہ

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۔/۱۵ **نور نظر** اولاد نرینہ کیلئے کورس ۔/۲۵ **خورشید یونانی دواخانہ** رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے **ڈاکٹر شریف احمد** پرانا اڈہ چنیوٹ

ماہنامہ **تحریک جدید** ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر جماعت دوستوں کو بھی پڑھائیں

سالانہ چندہ صرف ۲ روپے

(مینیجنگ ایڈیٹر)

نور کاجل کی شہرت اور قبولیت

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی فرماتی ہیں :-

میں خود اور میرے بہت سے عزیز نور کاجل تیار کردہ خورشید دواخانہ ربوہ استعمال کرتے ہیں بہت مفید اور ٹھنڈا کاجل ہے بلکہ میں تو پاکستان اور انڈیا بھی اپنے عزیزوں کو تحفۃً یہی کاجل بھجواتی ہوں۔ بچوں کے لئے بھی بہت مفید پایا ہے۔ قیمت سوا روپیہ

تیار کردہ :- خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

بحضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور و معروف کتاب

براہین احمدیہ حصہ پنجم

طباعت و کاغذ عمدہ ہدیہ مجلد اعلیٰ جلد سات روپے

ہدیہ مجلد ادنیٰ جلد ۶/۵۰ روپے

الناشر **الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ** گولبازار، ربوہ

ھوالشافی — سرمے ہائے کی دنیا کو چیلنج ! — ھوالشافی

سرمہ درویش رجسٹرڈ

دواخانہ درویش قادیان کی فخریہ پیشکش

نسخہ علاج

حضرت مولانا مولوی حکیم الحاج نور الدین خلیفۃ المسیح اول شاہی حکیم جموں و کشمیر درویش حقیقی

۲۵ جڑی بوٹیوں، دیسی ادویات اور سچے موتیوں کا مرکب

آنکھوں کی جملہ امراض ککرے، دھند جالا، خارش، پانی بہنا اور کمزوری نظر کے لئے بے حد مفید ہے اور آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ شیشی کی سلائی ساتھ میں مفت پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ علاوہ ازیں ہمارے دو مرے تحفے درویش کاجل، درویش امرت اور درویش بیٹ بھی حاضر ہیں

جلسہ سالانہ میں گولبازار ربوہ میں ہر دکان سے خریدیئے ہمارا عارضی سٹال بھی گولبازار میں ہوگا

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے

ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں

گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون نمبر ۶۲۶۱۸

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے معروف شاعر صحابی

حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

26

دلگداز اور پُر تاثیر نظموں کا مجموعہ !

نغمۂ اکمل

سنہ ۱۹۰۶ء سے سنہ ۱۹۶۶ء تک

جن میں سے

- آفسٹ لیتھو اور بلاک پرنٹنگ کا حسین امتزاج۔
- سائز $\frac{۲۰ \times ۲۶}{۸}$ ۱۴۰ صفحات
- سرورق آرٹ کارڈ، چار رنگ ڈیزائن قیمت سات روپے سفید کاغذ پر خاص ایڈیشن دس روپے۔
- سلسلہ احمدیہ کی تاریخ و روایات اعتقادیات کی یاد کو تازہ رکھنے کیلئے ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے خدام و اطفال کی تربیت کا پاکیزہ ذریعہ
- بعض نظمیں بزبان خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بارگاہ میں ارتجالاً پیش کیں ۔ اور داد پائی ۔
- بیشتر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بے پناہ عقیدت و ارادت کی مظہر ہیں۔
- اکثر سلسلہ احمدیہ کے اخبار و رسائل میں چھپ کر قبول عام کی سند حاصل کر چکی ہیں ۔
- کئی مقامی اور بیرون ممالک کے جلسوں اور اجتماعوں میں پڑھ کر سنائی جا چکی ہیں ۔
- برسوں سے نایاب و نادستیاب تھیں اب پہلی مرتبہ مغفور کی یادگار کے طور پر کتابی صورت میں یکجا کر دی گئی ہیں ۔
- ملنے کے پتے :- ایجنسیاں اور بک سٹالوں سے طلب کیجئے ۔

جنید ہاشمی مکتبہ یادگار اکمل دار الصدر شرقی ۔ ربوہ

عوام میں مقبول مرکبات

تریاق معدہ :- معدہ اور پیٹ کی تمام بیماریوں کیلئے مفید دوا قیمت دو روپیہ

اکسیر پائیوریا :- پائیوریا کا شافی علاج - قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

مفید منجن :- دانتوں کی روزانہ صفائی کے لیے تحفہ قیمت ایک روپیہ

ہمدرد چشم :- کمزوری نظر کے لئے مفید آنکھوں کیلئے ٹھنڈا سرمہ - فی شیشی ایک روپیہ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ **ربوہ** فون نمبر ۴۳

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں

بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۳

بہترین مال — **شیخ جنرل سٹور** بالمقابل ایوان محمود کمیٹی بازار ربوہ — بارعایت دام

مجلس عاملہ انصاراللہ مرکزیہ برائے سال ۱۹۶۸ء

حضرت صدر محترم مجلس انصاراللہ نے دسمبر ۱۹۶۸ء تک کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب مجلس عاملہ انصاراللہ مرکزیہ کا رکن نامزد فرمایا ہے:-

اراکین خصوصی

۱- حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب
۲- محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب

دیگر اراکین

۱- نائب صدر	محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
۲- قائد عمومی	شیخ محبوب عالم خالد
۳- قائد مال	محترم چوہدری ظہور احمد صاحب
۴- قائد تربیت	محترم شیخ مبارک احمد صاحب
۵- قائد اصلاح وارشاد	محترم مولانا ابوالعطاء صاحب
۶- قائد ایثار	محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
۷- قائد ذہانت و صحت جسمانی	محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب
۸- قائد تجنید	محترم چوہدری فضل احمد صاحب
۹- قائد وقف جدید	محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب
۱۰- قائد اشاعت	محترم مسعود احمد خان صاحب
۱۱- قائد تعلیم	محترم خان حبیب اللہ خان صاحب
۱۲- آڈیٹر	محترم صوفی غلام محمد صاحب

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

کتب حضرت مسیح موعودؑ کا دیدہ زیب اور ارزاں ایڈیشن

اسلامی اصول کی فلاسفی اور کشتی نوحؑ

مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق نظارت اصلاح وارشاد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے سستے ایڈیشن کی اشاعت کا انتظام کیا ہے جو پہلے تمام ایڈیشنوں سے لفظی صحت معیار طباعت اور خوبصورتی میں بہت بڑھ کر ہے اس سلسلے میں اسلامی اصول کی فلاسفی اور کشتی نوح اعلےٰ کاغذ پر بلاک پرنٹنگ کے ساتھ انشاءاللہ جلسہ سالانہ کے موقع پر آپ کو مل سکیں گی دونوں کتابیں دس دس ہزار کی تعداد میں شائع کی جارہی ہیں۔ جماعتیں اگر کم از کم سو کی تعداد میں اکٹھے نسخے خریدیں گی تو انہیں کمیشن کی رعایت دی جائے گی یعنی اصل لاگت پر کتابیں دی جائیں گی جماعتوں کا فرض ہے کہ یہ کتابیں زیادہ سے زیادہ خریدیں اور مفید ہاتھوں میں پہنچائیں تا یہ کتابیں شاک میں نہ پڑی رہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

فضل عمر ہسپتال میں نئی تعمیرات کے لئے عطایا کی تحریک

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور احباب جماعت کے تعاون سے فضل عمر ہسپتال کی موجودہ عمارت تعمیر ہوسکی ہے ہسپتال کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر موجودہ عمارت میں بعض نئی تعمیرات ضروری ہیں جس کے لئے کافی رقم کی ضرورت ہے لہٰذا خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں گذارش کرتا ہے کہ وہ پھر اس کار خیر کی طرف متوجہ ہوں اور تعمیر ہسپتال کے لئے عطیہ جات کی رقوم جلد جلد بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔ یہ رقوم صدر انجمن احمدیہ کے صیغہ امانت میں "مد تعمیر ہسپتال" بھجوائی جائیں جزاھم اللہ احسن الجزاء

(خاکسار مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

احباب نادار مریضوں کے علاج کے لئے صدقہ کی رقوم بھجوائیں

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

خاکسار نے قبل ازیں ایک دفعہ پھر بذریعہ اخبار الفضل احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کی تھی کہ وہ غریب و نادار مریضان کے علاج کے لئے صدقات کی رقوم بھجوائیں میری اس گذارش پر دوستوں نے اس مد میں رقوم بھجوانی شروع تو کی ہیں لیکن یہ رقوم اتنی نہیں ہیں جن سے فضل عمر ہسپتال سے علاج کرانے والے غریب و نادار مریضوں کی طبی ضروریات پوری ہوسکیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب اس نیک کام کی طرف خاص توجہ دیں گے اور صدقات کی رقوم زیادہ سے زیادہ بھجوائیں گے۔ تا یہ نیک کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاری رہے اور کبھی بند نہ ہو۔ آمین

(خاکسار مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

جلسہ سالانہ کے موقع پر احمدی وکلاء کا اجلاس

جلسہ سالانہ ربوہ کے بابرکت موقعہ پر پاکستان بھر کے احمدی وکلاء کی ایک میٹنگ مورخہ ۱۲ر جنوری بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں ہوگی۔ تمام احمدی وکلاء سے پرزور تحریک کی جاتی ہے کہ جلسہ سالانہ پر تشریف لائیں اور میٹنگ میں بھی شامل ہوں

(محمد بخش میر ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور)

ربوہ میں عمدہ اراضی برائے فروخت

ایک قطعہ اراضی رقبہ ایک کنال واقعہ محلہ دارالعلوم۔ ساٹھ فٹ کی سڑک پر قابل فروخت ہے آبادی کے اندر سکول اور کالج کے بالمقابل قریب ہونے کی وجہ سے نہایت با موقعہ ہے خواہشمند احباب مجھ سے بالمشافہ بات کریں۔

محمد احمد ثاقب
کوارٹرز تحریک جدید ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲